سوال

(56) رسم مروج تیجا و دسواں ویسواں و چالیسواں وچھ ماہی و برسی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ میں کہ رسم مروج تیجا و دسواں ویسواں و چالیسواں وچھ ماہی و برسی کہ اہل اسلام میں جاری ہے، عند الشرع جائز ہے یا ناجائز۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ رسومات مذکورہ مکروہ و بدعت ہیں کیونکہ زمانہ آنحضرت ﷺ و صحابہ ؓ وتابعین و مجتہدین میں ان امور کی کچھ اصل و سند نہیں پائی جاتی۔ لہٰذا علمائے رحمۃ اللہ علیہم نے ان رسومات کو بدعت ممنوع اور قبیحہ سے شمار کیا ہے۔ یکرہ [1] اتخاذ الطعام فی الیوم الاول والثالث و بعد الاسبوع و نقل الطعام الی القبر فی المواسم واتخاذ الدعوة لقرأة القرآن وجمع الصلحاء والفقراء للختم اولقرأة سورة الانعام اوالاخلاص انتہی مافی البزازیہ۔

اور فتاوے جامع الروایات میں شرح منہاج نووی سے نقل کرتا ہے۔ فی [2] شرح المنہاج للنووی والاجتماع علی المقبرة فی الیوم الثالث و تقسیم الورد والعود والطعام فی الایام المخصوصة کالثالث والخامس والتاسع والعاشر والعشرین والاربعین والشر السادس والسنة بدعة ممنوعة، اور شیخ علی المتقی استاد شیخ عبد الحق محدث دہلوی اپنے رسالہ رد بدعت میں فرماتے ہیں۔ الاول [3] الاجتماع للقراءة بالقرآن علی المیت بالتحصیص علی المقبرة والمسجد اوالبیت بدعة مذمومة لانہ لم ینقل فی الصحابة رضی اللہ عنہم شیئا انتہی۔

وصاحب قاموس مجد الدین فیروز آبادی نے بیچ سفر السعادت کے لکھا ہے کہ " عادت *[4] نہ بود کہ برائے میت جمع شوند و قرآن خوانند و ختمات کنند نہبر گور و نہ غیر آن مکان وایں بدعت است* و مکروہ اور نصاب الاحتساب وغیرہ میں ان امور مذکورہ کے بدعت اور کراہت میں بہت کچھ لکھا ہے پس تعین اوقات مخصوصہ میں ایصال ثواب کرنا بدعت اور مکروہ ہے اور بغیر قیدون مقررہ کے ثواب میت کو پہنچانا درست و جائز ہے جیسا کہ قرون ثلاثہ مشہور لہا بالخیر میں رواج تھا اور رسومات مروجہ اس دیار کے بدعت اور کراہت تحریمی سے خالی نہیں، جیسا کہ علمائے متبعین شرع شریف پر پوشیدہ نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ سید محمد نذیر حسین عفی عنہ   (محمد قطب الدین)

---

[1] پہلے اور ساتویں دن کھانا پکانا اور اس کو قبر پر لے جانا قرآن ختم کرانے کے لیے دعوت کرنا اور علماء و صلحاء و فقراء کو قرآن خوانی کے لیے جمع کرنا مکروہ ہے۔ (بزازیہ)

[2] تیسرے روز قبر پر اکٹھا ہونا اور پھول عود کھانے کا مخصوص دنوں میں تقسیم کرنا مثلاً تیسرے، پانچویں، نویں، دسویں، بیسویں، چالیسویں، چھٹے مہینے اور سال بعد یہ سب بدعت

اور منع ہیں۔

[3] میت کے لیے قرآن پڑھنے کے لیے جمع ہونا خصوصاً قبرستان میں یا مسجد میں یا اس کے گھر تو یہ بدترین قسم کی بدعتیں ہیں کیونکہ صحابہ کرام سے ان میں سے کوئی چیز بھی ثابت نہیں ہے۔

[4] یہ دستور نہیں تھا کہ میت کے لیے جمع ہو کر قرآن پڑھیں، ختم کرائیں، نہ قبر پر نہ کسی اور جگہ پر یہ بدعت ہے اور مکروہ ہے۔

فتاوی نذیریہ

جلد01